Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.2, Issue.3 (Dec-2024)

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

کتاب الام: تعارف و منہج کا مطالعہ

Kitab Ul-Um: A Study of Introduction and Methodology

1. **Dr. Hafiz Muhammad Asghar**
Assistant Professor
Department of Islamic Studies
GC University, Faisalabad
hafizmuhammadasghar@gcuf.edu.pk

2. **Muhammad Ismail**
Ph.D Scholar, Department Of Shariah, AIOU
Visiting Lecturer,GCUF
muhammadismail6606@gmail.com

Abstract :

Every aspect of human life is governed by a set of principles and laws, and for Muslims, these guiding principles are meticulously compiled in the books of jurisprudence, known as "Fiqh." Among the many significant texts in Islamic jurisprudence, *Kitab al-Umm* stands out as one of the most pivotal works, particularly for the Shafi'i school of thought. Compiled by Imam Shafi'i (may Allah have mercy on him) towards the end of the second century of Islam, *Kitab al-Umm* serves as the foundational text for Shafi'i Fiqh, laying down the core principles and legal rulings that guide the lives of its followers. The book provides a comprehensive and systematic approach to Islamic jurisprudence, incorporating various sources such as the Quran, Hadith, Ijma' (consensus), and Qiyas (analogy).

In the centuries following its compilation, *Kitab al-Umm* was subjected to rigorous scholarly work, including detailed commentaries, analyses, and refinements by Islamic scholars. These efforts were primarily conducted in Arabic, and they significantly enriched the text's understanding and application within the Shafi'i school. Despite its importance, the complexity of the text, coupled with its linguistic and historical context, may pose challenges for many readers, especially those who are not fluent in Arabic or familiar with Islamic jurisprudential terminologies. This work aims to introduce *Kitab al-Umm* in the Urdu language, offering an accessible explanation of its methodology, style, and key principles. The purpose is to make this monumental work accessible to a broader audience, particularly those who have not yet benefitted from it. By studying this text, readers can derive valuable guidance in applying Islamic principles to their lives, grounded in the rich jurisprudential tradition of Imam Shafi'i.

Keywords: Fiqh Shafi'i, Introduction to Kitab Ul-Umm, Study of Imam Shafi'i's Methodology, Foundational Text.

Volume.2, Issue.3 (Dec-2024)
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

جس طرح انسان کی زندگی کے تمام شعبوں کے اصول اور قونین ہوتے ہیں، تو اسی طرح ایک مسلمان کی اسلامی زندگی کے بھی اصول اور قوانین ہیں، ان اصول و قوانین پر مشتمل کتاب کو فقہ کی کتاب کہا جاتا ہے۔ان فقہی کتب میں سے جو قرن ثانی کے آخر میں مدون کی گئیں، ایک "کتاب الام" ہے۔ جو امام شافعیؒ [1] کی فقہ [2] میں اہم تصنیف ہے۔اور فقہ شافعی کی بنیادی کتاب ہے، جس پر فقہ شافعی کا مدار اور بنیاد ہے۔ قرن ثانی کے بعد آنے والے ادوار میں اس پر بہت کام ہوا۔اس کی تشریح اور وضاحت کی گئی، اس کی تنقیح کی گئی۔اس کی تحقیق و تخریج کی گئی، اس پر جو بھی کام ہوا وہ عربی زبان میں کیا گیا۔ بندہ نے اردو زبان میں اس کا تعارف، منہج واسلوب کے بیان کی ضرورت اس لئے محسوس کی تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اس کتاب سے ابھی تک استفادہ نہیں کیا وہ اس کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی زندگی کے لیے اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

تمہید

امام شافعیؒ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے قرآن و حدیث سے مسائل واحکام کا استنباط کیا اور انہیں "کتاب الام" میں جمع کیا۔اور امام شافعیؒ نے اپنی اس کتاب کو فقہی صورت میں مدون کیا۔ جب سے اس کو لکھا اس دن سے لے کر آج تک فقہاء اور محققین کے ہاں اس کو ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔اس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر حکم اور مسئلہ کے استنباط کے لیے قرآن و حدیث کو پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ فقہ کے ساتھ ساتھ حدیث کی کتاب بھی ہے۔ ہر وہ شخص جو فقہی ذوق رکھتا ہے یا فقہ پر کسی پہلو سے تحقیق کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے کتاب الام کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

---

1 امام شافعیؒ کا نام محمد، والد کا نام ادریس ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف، دسویں پشت میں ان کا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ سے جاملتا ہے۔ شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (673 - 748 ه)، سير أعلام النبلاء ،(مصر: دارالحديث، القاهرة1427ھ،2006ء)،236/8۔

2 هو: العلم بالأحكام الشرعية العملية، المكتسب من أدلتها التفصيلية۔ علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني (ت 816ه)،كتاب التعريفات،(لبنان: دار الكتب العلمية بيروت،الطبعة الأولى 1403ھ،1983ء)، ص168۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

کتاب الام کا تعارف

امام شافعیؒ کی تمام تصانیف بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ لیکن ان میں کتاب الام کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ یہ کتاب امام شافعیؒ کی فقہ کا نچوڑ اور بنیاد ہے۔اس سے بے تعلق رہتے ہوئے کوئی بھی شخص یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اس نے فقہ شافعی کا مطالعہ کیا ہے۔اور اس کتاب کا شمار فقہ شافعی کی امہات الکتب میں ہوتا ہے، یعنی وہ بنیادی اور اولین کتب جن پر کسی مکتب فکر کا دارو مدار ہو۔بعد میں فقہ شافعی پر جو کچھ لکھا گیا اسی کو اساس و بنیاد بنایا گیا۔

کتاب الام کی تصنیف

شیخ ابو زہرہ کی تحقیق کے مطابق کتاب الام کی تصنیف قیام بغداد کے زمانہ میں شروع ہوئی اور قیام مصر کے میں زمانہ میں تکمیل کو پہنچی۔کتاب الام کی تالیف میں امام شافعیؒ نے دو طریقے اختیار کیے۔ایک یہ کہ انہوں نے اکثر حصہ خود لکھا اور دوسرا یہ کہ کچھ اجزاء اپنے شاگردوں سے املاء کروائے۔شیخ ابو زہرہ نے کئی اجزاء کی نشاندہی کی ہے جیسے وکالہ، حبس، نکاح، اقرار کے ابواب وغیرہ کے بارے کہ امام شافعیؒ نے ان ابواب کو امام ربیعؒ سے املاء کروایا۔(3)

امام شافعیؒ کے طریقہ تصنیف کے بارے میں امام حرملہؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کتاب تصنیف کرتے وقت دوسری کتابوں سے بھی مدد لیتے تھے تاکہ اُن کو معلوم ہو سکے کہ موضوع کے متعلق احادیث اور آثار کیا ہیں، پھر وہ ان کو اچھی طرح پر کھتے اور جب مطمئن ہو جاتے تو پھر ان سے استفادہ بھی کرتے۔(4)

کتاب الام کی روایات

امام شافعیؒ کی روایات کے مؤلف ان کے شاگرد ہوتے تھے اور امام ربیعؒ کتابت میں ان کے بڑے ہوتے تھے اور یہ خیال کر لینا کہ امام ربیعؒ سے ہی کتاب الام ہم تک پہنچی ہے یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اس میں امام بویطیؒ کا ایک متن بھی شامل ہے جس سے امام ربیعؒ نے تدوین کتاب کے وقت استفادہ کیا۔

[3] محمد ابو زہرۃ، آثار امام شافعیؒ، مترجم: سید رئیس احمد جعفری ندوی،(لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، طبع اول، 1961ء)، ص54، 51۔

[4] ایضا، 330، 317۔

اسی طرح انہوں نے کتاب الام کی داخلی شہادتوں کی بناء پر ابی الجارود کا متن بھی استعمال کیا اور اس سے استفادہ کیا، اور امام بلقینیؒ کے متن کا امام ربیعؒ کے متن سے بھی ذکر ملتا ہے، تو یہ ساری روایات مطبوعہ متن کے بارے میں ہیں۔[5]

بہر حال امام ربیع نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ جہاں اُن کو کوئی حصہ امام شافعیؒ کی طرف سے نہ ملا ہو تو وہ اس کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ان کو بویطی سے سنا اور میں اس کو کلام شافعی بھی سمجھتا ہوں، جیسا کہ وہ باب " بَابُ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوعِ"میں امام بویطی کی خبر کا حوالہ دیتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُوَيْطِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ..... الخ۔[6]

کتاب الام'' کا موضوع

بنیادی طور پر کتاب الام کا موضوع فقہ اور اس سے متعلق مسائل اور ان کی جزئیات و تفصیلات ہیں، تاہم اس کے علاوہ کتاب الام میں دیگر موضوعات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر فقہ کے علاوہ اصول فقہ کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ الرسالۃ کے بعض مباحث اور جماع العلم جیسے مشمولات بطور مثال دیکھے جا سکتے ہیں اور "علم مصطلح الحدیث" کی بعض مباحث کو بھی کتاب الام میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ " بیان مراتب الاحادیث "اور ان کا حکم زیر بحث لا کر تبصرہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں فقہ مقارنہ بھی کتاب الام کے مشمولات میں داخل ہیں جیسے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے مابین اختلاف کا ذکر، امام ابو حنیفہؒ اور امام ابن ابی لیلیؒ کے مابین اختلاف کا بیان اور امام محمد بن الحسنؒ اور امام شافعیؒ کا اختلاف بعنوان "الرد علی محمد بن الحسن" وغیرہ۔[7]

کتاب الام میں ابواب کی تفصیل

کتاب الطھارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الجنائز، کتاب الزکوۃ، کتاب الصیام الصغیر، کتاب الاعتکاف، کتاب الحج، کتاب الضحایا، کتاب الصید والذبائح، کتاب الأطعمۃ، کتاب النذور، کتاب البیوع، کتاب الرھن الکبیر والصغیر، باب الضمان، باب

---

5 ایضاً، 315، 307۔

6 الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي (150 - 204 ه)، الأم، (بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية 1403ھ، 1983ء)، 133/1۔

7 الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي (150 - 204 ه)، الأم، (بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية 1403ھ، 1983ء)، 323/7۔

الشرکۃ، باب الوکالۃ، باب العاریۃ، کتاب العضب، کتاب الشفعۃ، کتاب المساقات، باب المزارعۃ کتاب الاجارۃ وکراء الارض، کتاب احیاء الموات، کتاب الھبۃ، باب في العمری من کتاب اختلاف مالک والشافعي، کتاب اللقطۃ الصغیرۃ، اللقطۃ الکبیرۃ، کتاب اللقیط، کتاب الفرائض، کتاب الوصایا، کتاب قسم الفئی، کتاب الجھاد والجزیۃ، کتاب قتال اھل البغی واھل الردۃ، کتاب اللعان، کتاب الحدود وصفۃ النفی، کتاب الأقضیۃ، کتاب ابطال الاستحسان، کتاب الرد علی محمد بن حسن، کتاب سیر الاوزاعی، احکام التدبیر اور کتاب المکاتب شامل ہیں۔ یہ وہ مشمولات ہیں جو اہم اور مشہور ہیں۔ان کے علاوہ بھی ان ابواب کے مابین متعدد ذیلی مسائل اور مباحث شامل کئے گئے ہیں۔ان ذیلی کتابوں، ابواب اور مکالمے کے بارے میں علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر ان کے متنوع مباحث کو مستقل حیثیت سے شمار کیا جائے تو کتاب الام تقریباً 140 کتابوں کا مجموعہ معلوم ہوتی ہے۔[8]

کتاب الام کا تحلیلی جائزہ لینے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض مباحث اور ابواب میں تکرار بھی پایا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کتاب الام کے بعض ابواب کی ترتیب بھی مختلف ہے اور ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ کتاب الام کے مطبوعہ نسخہ میں کئی چھوٹے بڑے رسالے بھی متن اور حاشیہ میں داخل کر دیئے گئے ہیں جیسے الغزالی، ابن الصباغ وغیرہ۔[9]

کتاب الام کا منہج واسلوب

کتاب الام میں امام شافعی کا منہج امتیاز

کتاب الام کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کتاب الام کو فقہ کی کتاب کے ساتھ ساتھ اصول فقہ کی کتاب بھی مانا جاتا ہے کیونکہ اس میں امام شافعیؒ نے فروعی احکام کو اصولی احکام کے برابر مدلل طور پر بیان کیا ہے ان کی اصول فقہ کی کتاب "الرسالہ "صرف اصولی بحث کرتی ہے جبکہ کتاب الام تمام مسائل میں فروعی اور اصولی گفتگو کرتی ہے اور اس میں فقہ کے تمام ابواب شامل ہیں جو کہ اصولی وفروعی احکام پر مبنی ہیں ۔

امام شافعیؒ نے کتاب الام کے مختلف ابواب میں کتاب وسنت کی بالادستی، ہمہ گیری اور کار فرمائی کا ایک نظام پیش کیا

---

8 عسقلانی،احمد بن حجر،توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس،(بیروت:دار الکتب العلمیة،طبع اول،1406ھ،1982ء)،ص 7۔

9 آثار امام شافعیؒ،ص 315،310۔

ہے۔اورامام شافعیؒ کاایک خصوصی امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ مجتہدین مطلق کے خاتم ہیں۔انہوں نے کتاب الام میں امام ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ اور امام مالکؒ کے شاگردوں اور دوسرے ائمہ کے تمام علوم کو اکٹھا کیا،اور ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ ان احکام فروعیہ میں ہمیں رہنمائی کیسے ملے گی اور وہ ان کی رائے سے کس قدر مختلف ہیں۔

فقہی ابواب کے لئے عناوین کی فراہمی

امام شافعیؒ کتاب الام میں فقہی مسائل کو ابواب اور عناوین میں تقسیم کرتے ہیں۔اس طرح کرنے سے مخصوص مسائل کا مجموعہ ایک جگہ مطالعہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔امام شافعیؒ اول بڑا عنوان کتاب کے ساتھ باندھ کر بحث کو شروع کرتے ہیں اور پھر اس کے تحت ابواب بندی اور ذیلی عناوین رکھتے جاتے ہیں۔جیسا کہ " كتاب الطهارت"ایک بنیادی عنوان ہے اور اس کے تحت "باب الآنية التي يتوضأ فيها ولا يتوضأ، باب الماء يشك فيه، باب في الاستنجاء، باب السواک" وغیرہ ابواب لائے گئے ہیں۔اس طرح ایک منظم اور مرتب انداز میں فقہی ترتیب کے ساتھ کتاب کو مدون کیا ہے۔[10]

اختلافی مسائل میں منہج

امام شافعیؒ کے منہج کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اختلافی صورت میں اگر اختلاف جزوی ہو تو عام طور پر موضوع واستدلال کے بیان کے بعد فوراً اختلاف ذکر کر دیتے ہیں اور اپنے اصول کی بناء پر جب حل تک پہنچ جائیں تو اس کو ذکر کر دیتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہر بنیادی موضوع کے بعد ایک مستقل باب باندھتے ہیں اور اس میں اس اختلاف کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں اور اس کے بعد مناقشہ بھی کرتے ہیں۔اس طرح کی مثال کو سمجھنے کے لیے دیکھیں کتاب الام میں ولی کے بغیر نکاح کرنے کے بارے میں اور نکاح کی سنت کے بارے میں۔[11]

قرآنی آیات سے استنباط

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں کوئی مسئلہ پیش آیا تو سب سے پہلے قرآنی آیات سے اس کی دلیل پیش کی ہے اور آیات کا

---

10 الأم، 16/1۔

11 الأم، 13/5، 153۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

وہی جز نقل کیا، جو مسئلہ کے حل کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ "کتاب صلوۃ العیدین "کا آغاز ارشاد باری:

﴿وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [12]

ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تم گنتی کے دن پورے کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو جس نے تمہیں ہدایت دی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں اور جب رمضان کا چاند دیکھ لیں، یا دو عام آدمی چاند دیکھنے کی گواہی دے دیں تو وہ روزے رکھیں تیس دن اور اگر ان پر چاند پوشیدہ ہو جائے تو وہ افطار کر لیں۔ پھر اسی مسئلہ کو مزید پختہ کرنے کے لئے حدیث سے استدلال کرتے ہیں چنانچہ اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم :لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ۔ [13]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو اور تم افطار نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ نہ لو۔

پھر آگے مزید تحقیق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

چاند دیکھنے کی گواہی عادل لوگوں کی ہی ہو گی، کیوں کہ گواہی میں عادل لوگوں کا ہونا اللہ تعالی نے شرط قرار دیا ہے۔ [14]

احادیث نبویہ سے استدلال

کتاب الام میں امام شافعیؒ کو جب کسی مسئلہ کی دلیل قرآن سے نہیں ملتی تو آپ حتی الوسع حدیث متواترہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے استدلال کرتے ہیں ورنہ ایسی حدیث کو لیتے ہیں جو کم از کم متن اور سند کے اعتبار سے صحیح ہو۔ پھر اس حدیث کو دلیل بنا کر استنباط کرتے ہیں چنانچہ امام شافعیؒ کتاب الام کی فصل "الزينة للعيد"، عید کے دن زیب وزینت کو ثابت کرتے ہوئے آپ ﷺ کی حدیث نقل کرتے ہیں

12 سورة البقرة:185/1۔

13 صحيح البخارى، كتاب الصوم، بَاب: شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رقم حدیث:1807۔

14 الأم، 262،263/1۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

" أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حَبَرَةٍ فِي كُلِّ عِيدٍ"[(15)]

آپ ہر عید کو زیب وزینت والا جبہ پہنا کرتے تھے۔

پھر اس کے بعد مزید مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں؛

"كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْتِمُ فِي كُلِّ عِيدٍ"۔[(16)]

اس کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

میں پسند کرتا ہوں کہ عید کے دن آدمی اچھے کپڑوں میں سے جو پائے اس کو اپنا لے اسی طرح جمعہ اور لوگوں کی محافل وغیرہ کے لئے صاف ستھرا ہو کر جائے۔[(17)]

امام شافعیؒ نے ایک طریقہ یہ بھی اپنایا ہے کہ اگر حدیث میں تعارض آجائے تو تعارض والی احادیث کو پیش کرتے ہیں اور مؤبانہ طریقے سے اس بات کی وضاحت کرتے ہیں جس کی بنیاد پر انہوں نے حدیث کو ترک کیا ہوتا ہے، اور اس کے بعد ترک کا سبب بھی بیان کرتے ہیں۔

آثار صحابہ سے استدلال:

امام شافعیؒ کو جب کسی مسئلہ کی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں ملتی تو آپ آثار صحابہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ایسا قول صحابی لاتے ہیں جس میں کوئی اختلاف نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قول صحابی ملے جس میں صحابہ کا اختلاف ہو تو اس میں اس قول کو ترجیح دیتے ہیں جو قرآن وسنت کے زیادہ قریب ہو یا خلفاء راشدین میں سے ہو۔[(18)]

---

15 أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي (ت 458 ھ)،السنن الكبرى،رقم الحديث:6137،(لبنان: دار الكتب العلمية، بيروت ،الطبعة الثالثة، 1424ھ، 2003ء)، 397/3۔

16 ایضا، رقم حدیث:6138۔

17 الأم، 266،267/1۔

18 أيضا، 294،295/1۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

قواعد وضوابط فقہیہ کا استعمال

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں متعدد جگہوں پر مختلف فقہی احکام میں قواعد وضوابط کو بیان کرکے استدلال واستنباط احکام کیا ہے۔
امام شافعیؒ نے کتاب الام میں جو قواعد وضوابط فقہیہ بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

فَكُلُّ الْمَاءِ طَهُورٌ مَا لَمْ تُخَالِطْهُ نَجَاسَةٌ۔[19]

الرُّخَصُ لَا يُتَعَدَّى بِهَا مَوَاضِعُهَا۔[20]

الثِّيَابُ كُلُّهَا عَلَى الطَّهَارَةِ حَتَّى يَعْلَمَ فِيهَا نَجَاسَةً۔[21]

یہ قواعد وضوابط بطور مثال پیش کئے گئے ہیں۔امام شافعیؒ نے کتاب الام میں کئی جگہوں پر ان جیسے کئی اور قواعد وضوابط بھی ذکر کئے ہیں۔

معروف ہونے کی وجہ سے جو کام سنت شمار ہونے لگا اسکی وضاحت

امام شافعیؒ کا مسائل کی تحقیق میں ایک طرز اسلوب یہ بھی ہے کہ بسا اوقات کوئی کام سنت نہیں ہوتا لیکن تعامل الناس ہونے کی وجہ سے اس کو سنت شمار کیا جانے لگا ہو تو وہ ایسے مسائل کی طرف ضرور اشارہ کرتے ہیں اور پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں اور یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ یہ کام ہم کیوں اختیار کرتے ہیں؟ ہم اس کو پسندیدہ عمل کیوں سمجھتے ہیں؟ چاہے وہ کام صحابہ کرام نے کیا ہو یا تابعین نے کیا ہو۔جیسے اسکی مثال کتاب الام میں باب "الغسل للعیدین" میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عیدین کے دن غسل کرنا ہم یہ سمجھ کر نہیں کرتے کہ یہ یقینا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بلکہ یہ صحابہ کرام اور نیک لوگوں کی سنت ہے، پھر اس کے بعد ان صحابہ کرام کا عمل ذکر کیا جو عیدین کے دن غسل کرتے تھے۔[22]

---

19 أیضا، 16/1۔

20 أیضا، 99/1۔

21 أیضا، 109/1۔

22 ایضا، 265/1۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

مسائل میں گنجائش

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں تحقیقی معیار کو پرکھنے کا ایک طریقہ یہ بھی اپنایا ہے کہ جہاں کہیں بھی مسائل کے ذکر کرنے میں یا نہ کرنے میں کوئی حرج ہو تو اس کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور جہاں کرنے میں پسندیدگی ہو اور نہ کرنے میں کوئی حرج نہ ہو وہاں بھی اشارہ کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

جیسے " وَقْتُ الْغُدُوِّ إِلَى الْعِيدَيْنِ "میں عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلنے کے وقت کو بیان کیا۔ چنانچہ امام شافعیؒ آپ ﷺ کے عیدین کے اوقات کو بیان کرتے ہیں۔

فرمایا: رسول اللہ ﷺ عیدین کو نکلتے جب سورج پورا طلوع ہو جاتا۔ پھر اس کے بعد صحابہ کرام کا عیدین کو نکلنے کے وقت کو بیان کیا۔ پھر اس کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وَكُلُّ هَذَا وَاسِعٌ "کہ ان تمام کی گنجائش ہے یعنی جس وقت بھی نکلا جائے۔ اور اس کے بعد اصل مقصد ذکر کرتے ہیں کہ اصل میں تو عید گاہ جانے کا مقصد نماز کو پالینا ہے اور آدمی اتنا وقت پہلے لازمی جائے کہ وہ نماز کو پالے۔[23]

فلا باس اور فلا شی کی اصطلاح

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں ایک اسلوب یہ بھی اختیار کیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا عمل ذکر کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے دائمی طور پر اس عمل کو کیا بھی ہو لیکن وہ عمل وجوب کے درجہ میں نہ ہو، تو اس کے بارے میں جو حکم ہوتا ہے تو امام شافعیؒ اس کو بیان کرتے ہیں ، کیوں کہ آپ کے نزدیک وہ عمل مستحب ہوتا ہے، تو ایسے مسائل میں عدم اختیار کی صورت میں فلا باس اور فلا شی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں یعنی ان کو چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کوئی گناہ اور کفارہ نہیں ہے۔

جیسے امام شافعیؒ نے " الركوب الى العيدين "میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی بھی عیدین اور جنازہ کے لئے سوار ہو کر نہیں گئے۔ اب اس کے بعد امام شافعیؒ نے اپنے طرز استدلال کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ آدمی جنازہ اور عیدین کیلئے سوار ہو کر نہ جائے لیکن اگر کوئی چلنے سے قاصر ہے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں اور اگر

23 ایضا، 265،266/1۔

کوئی بغیر علت کے بھی سوار ہو کر جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔[24]

نصوص کے فہم اور توجیہ میں لغت کا استعمال

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امام شافعیؒ کو قرآن و حدیث سے مسائل کے استنباط کے لئے عربی زبان پر مکمل عبور تھا۔اور شرعی احکام کے استنباط میں عربی زبان میں مہارت فقہ کو صحیح مقام پر لے جاتی ہے، چنانچہ امام شافعی نے مسائل کو مستنبط کرنے میں کتاب الام میں کئی مقامات پر لغت سے کام لیا ہے اور پھر مختلف معانی کے ذریعے مسائل کا استنباط کیا ہے۔ جیسے "باب كراهية الاستمطار با الانواء" میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عرب کا محاورہ تھا کہ جب بارش ہوتی تو وہ کہتے "مطرنا بنوء كذا وكذا" کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ تو امام شافعیؒ نے لغت کو استعمال کرتے ہوئے فرمایا کہ "مطرنابنوء كذا" کا مطلب "مطرنا وقت كذا " ہے لہذا یہ ایسا ہو گا جیسے کوئی کہے "مطرنا في شهر كذا" کہ ہم پر فلاں مہینے میں بارش ہوئی ہے تو یہ کفر نہ ہو گا۔اور پسندیدہ عمل میرے نزدیک یہ ہے کہ آدمی کہے "مطرنا فی وقت كذا " کہ ہم پر فلاں وقت میں بارش ہوئی ہے۔[25]

اختلاف بیان کرنے کا انداز

امام شافعیؒ نے کتاب الام کے اندر ایک منفرد اسلوب یہ بھی اپنایا ہے کہ امام شافعیؒ جب کسی اختلافی مسئلہ کو ذکر کرتے ہیں تو اپنے مخالف کی رائے کو پورے انصاف کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور ان کے استدلال اور آراء کو بیان کرتے وقت علمی امانت کا بھرپور خیال رکھتے ہیں ،بغض و حسد والی عبارتوں سے اجتناب کرتے ہیں ،اور مخالف کا جواب دیتے ہیں تو ادب کا خیال رکھتے ہیں یعنی جواب دینے میں سخت لہجہ نہیں اپناتے اور اپنے مخالف کا نام تک نہیں لیتے اور نہ ہی ان پر الزام تراشی کرتے ہیں۔

جیسا کہ "كتاب الْحُكْمُ فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ "میں مرتد کی سزا کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وقد خالفنا بعض الناس ....الخ کہ بعض لوگوں نے ہماری مخالفت کی ہے تارک الصلواۃ کے بارے میں کہ جب اس کو نماز کا حکم دیا جائے گا اور وہ کہے کہ میں نہیں پڑھتا تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بعض نے کہا کہ اس کو مارا جائے گا اور قید کیا جائیگا اور بعض

---

24 ایضا،267/1۔

25 ایضا،288/1۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

نے کہا کہ نہ مارا جائے گا، نہ قتل کیا جائے گا، بلکہ وہ خود اپنی نماز کا امین ہے۔ یہاں امام شافعیؒ نے چار مخالف آراء کو بیان کیا لیکن کسی کا نام تک نہ لیا اور بڑے ادب واحترام کے ساتھ گفتگو کی۔ [26]

مناقشانہ اسلوب بیان

امام شافعیؒ نے کئی مقامات پر کتاب الام میں اس اسلوب کو اختیار کیا۔ امام شافعیؒ مسئلہ کو بیان کرتے ہیں، اور اپنے دلائل بیان کرنے کے بعد اگر اس پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہو تو اس اعتراض کو نقل کرتے ہیں، اور پھر دلیل کے ساتھ اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس کی مثال جیسے " المرتد عن الاسلام" کے باب میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مرتد کی سزا یہ ہے کہ پہلے توبہ کروائی جائے گی اگر کر لیتا ہے تو ٹھیک و گرنہ قتل کر دیا جائے گا۔ کیوں کہ حدیث شریف میں کفر بعد الا یمان کی قید ہے۔ مطلب قید کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ یعنی امام شافعی کے نزدیک قید نہیں کیا جائے گا توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک و گرنہ قتل کیا جائے گا۔ آگے اس کے بارے میں اختلاف کو بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ قید کرنے میں تین قول ہیں پھر انکی تفصیل ذکر کرتے ہیں۔ پھر خود ان کا جواب دیتے ہیں اور اپنی رائے پر اٹھنے والے اعتراضات "فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ.... الخ" سے متواتر بیان کرتے ہیں ، پھر ان کے جوابات بھی دیتے ہیں۔ [27]

نصوص کا ظاہری اور معنوی حکم بیان کرنا

امام شافعیؒ بعض اوقات دو مسئلوں کو ایک ہی ساتھ بیان کرتے ہیں، جب کہ دونوں مسئلوں میں باہمی اتفاق نظر آتا ہے لیکن حکم کے اعتبار سے ان میں فرق ہوتا ہے۔ اس کی مثال جیسے "المرتد عن الاسلام "کے باب میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مرتد کی سزا قتل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان کا خون تین وجہ سے حلال ہے پہلا یہ کہ ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا۔۔۔ الخ۔ اس کے بعد امام شافعیؒ نے ایک اور حدیث کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے تو اسکی گردن مار دو۔ اس کے بعد امام شافعیؒ نے حدیث کے ظاہری حکم کو ترک کیا اور فرمایا کہ اس شخص کو قتل کیا جائے گا جو اسلام سے کفر کی طرف پھرے۔ اور ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جائے جو کفر سے کفر کی طرف پھرے مطلب حدیث کا باطنی

26 الأم، 291،292/1۔

27 الأم، 294،295/1۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حکم یہاں مراد ہے نہ کہ ظاہری۔[28]

مناظرانہ اسلوب

امام شافعیؒ نے کتاب الام کے مختلف مقامات پر مناظرانہ اسلوب کو اپنایا ہے اور اس اسلوب کو اپنانے کا طریقہ ان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے دوسرے فریق کا مسلک بیان کرتے ہیں پھر اس کے مسلک کے دلائل کو بیان کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس پر ہونے والے سوالات اور اعتراضات ذکر کرتے ہیں، اور اعتراضات ذکر کرنے کے ساتھ ان کے جوابات بھی ذکر کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی امام شافعیؒ نے مناظرانہ اسلوب کو اپنایا ہے وہاں مناظرہ خاصی طویل بحث کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں امام شافعیؒ کا انداز بیان یہ ہوتا ہے کہ وہ" قال بعض الناس "سے دوسرے مسلک کی وضاحت کرتے ہیں اور بعد میں "قلت له" سے اس پر اعتراضات کرتے ہیں اور" قلت "سے ان اعتراضات کا رد کر کے جوابات دیتے ہیں اور "قال" سے فریق مخالف کے جوابات ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ان طویل مناظرات میں کہیں بھی کوئی تلخی، بے ادبی وغیرہ بالکل نہیں پائی جاتی بلکہ مخالف کا بڑا ادب واحترام پایا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جہاں بھی آپ مخالف کی دلیل کا جواب دینا چاہتے ہیں وہاں اپنے دلائل کو قرآن وحدیث کے مطابق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر وہ قول قرآن وحدیث کے مطابق نہ پایا گیا ہو تو کوشش کرتے ہیں کہ ایسے قول کو اختیار کیا جائے جو زیادہ سے زیادہ اقرب قرآن وسنت ہو۔ اس اسلوب کی مثال جیسے "الخلاف في المرتد "کو شروع کرتے ہوئے امام شافعیؒ نے سب سے پہلے مرتد کے بارے میں جو سزا مقرر کی گئی ہے اس کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے فریق مخالف کی دلیل اور مسلک کو سامنے رکھا اس کے بعد ان کی دلیل پر جرح کی اور فرمایا کہ وہ حدیث اہل علم کے ہاں ضعیف ہے، پھر اس کے بعد صحیح حدیث کا ذکر کیا، پھر اس کے بعد قال اور قلت سے باقاعدہ مناظرہ کا آغاز کیا۔[29]

مسائل بیان کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا

جن مسائل کا وقوع پہلے ہوتا ہے ان کو پہلے بیان کرتے ہیں اور جن مسائل کا وقوع بعد میں ہوتا ہے ان کو بعد میں بیان کرتے ہیں۔ جیسے امام شافعیؒ "كتاب صلوة العيدين "بیان کرتے ہوئے پہلے روزے کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور بعد میں عید

28 ایضا۔

29 ایضا۔

کے ثبوت کو پیش کرتے ہیں ،اس لئے کہ روزہ کا وقوع پہلے ہوتا ہے اور عید کا وقوع بعد میں ہوتا ہے۔[30]

ان شاءاللہ تعالی کی اصطلاح

امام شافعیؒ جب فریق مخالف کا جواب دینے لگتے ہیں تو اپنی بات کو بیان کرتے وقت اللہ تعالی کے نام کی برکت حاصل کرنے کا اسلوب اپناتے ہیں۔ایسے موقع پر وہ ان شاء اللہ کے لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے " كتاب صلوة العيدين" میں مخالف کی دلیل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں[31]:

قِيلَ لَهُ: إنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم سَنَّ صَلَاةَ الْعِيدِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔[32]

خاتمہ بحث

اللہ تعالی کی مدد اور توفیق سے یہ بحث مکمل ہوئی جس کا عنوان ہے (کتاب الام: تعارف و منہج کا مطالعہ)۔دوران بحث بندہ کے سامنے جو نتائج اور چند سفارشات آئی ہیں اسے درج ذیل عنوان کے تحت پیش کیا جا رہا ہے۔

اہم نتائج:

1- کتاب الام امام شافعیؒ کی فقہ میں اہم تصنیف ہے،یہ ان فقہی کتب میں سے جو قرن ثانی کے آخر میں مدون کی گئیں۔

2- کتاب الام کا شمار فقہ شافعی کی امہات الکتب میں ہوتا ہے،یعنی وہ بنیادی اور اولین کتب جن پر کسی مکتب فکر کا دار و مدار ہو۔

3- کتاب الام کا موضوع فقہ اور اس سے متعلق مسائل اور ان کی جزئیات و تفصیلات ہیں،تاہم اس کے علاوہ دیگر موضوعات بھی زیر بحث لائے گئے ہیں۔ جیسے فقہ،اصول فقہ، علم مصطلح الحدیث، فقہ مقارنہ وغیرہ۔

---

30 ایضا،263/1، 262۔

31 ایضا،263/1۔

32 أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (ت 458ھ)،معرفة السنن والآثار،رقم حديث: 7010(دمشق:دار قتيبة،الطبعة الأولى، 1412ھ-1991ء)،111/5۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

4- کتاب الام کی تالیف میں امام شافعیؒ نے دو طریقے اختیار کیے۔ایک یہ کہ انہوں نے اکثر حصہ خود لکھااور دوسرا یہ کہ کچھ اجزاء اپنے شاگردوں سے املاء کروائے۔

5- کتاب الام کا تحلیلی جائزہ لینے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض مباحث اور ابواب میں تقرار بھی پایا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کتاب الام کے بعض ابواب کی ترتیب بھی مختلف ہے اور ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ کتاب الام کے مطبوعہ نسخہ میں کئی چھوٹے بڑے رسالے بھی متن اور حاشیہ میں داخل کردیئے گئے ہیں جیسے الغزالی،ابن الصباغ وغیرہ۔

6- امام شافعیؒ کی کتاب الام عناوین کی صفت سے متصف ہے۔آپ فقہی مسائل کو ابواب اور عناوین میں تقسیم کرتے ہیں۔اس طرح کرنے سے مخصوص مسائل کا مجموعہ ایک جگہ مطالعہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

7- امام شافعیؒ نے کتاب الام میں مسئلہ کے حل کے لئے سب سے پہلے قرآنی آیات سے اس کی دلیل پیش کی ہے اور آیات کا وہی جز نقل کیا،جو مسئلہ کے حل کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے۔

8- کتاب الام میں امام شافعیؒ کو جب کسی مسئلہ کی دلیل قرآن سے نہیں ملتی تو آپ حتی الوسع حدیث متواترہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے استدلال کرتے ہیں ورنہ ایسی حدیث کو لیتے ہیں جو کم از کم متن اور سند کے اعتبار سے صحیح ہو۔

9- امام شافعیؒ کو جب کسی مسئلہ کی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں ملتی تو آپ آثار صحابہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ایسا قول صحابی لاتے ہیں جس میں کوئی اختلاف نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قول پیش آجائے جس میں صحابہ کا اختلاف ہو تو اس میں اس قول کو ترجیح دیتے ہیں جو قرآن و سنت کے زیادہ قریب ہو یا خلفاء راشدین میں سے ہو۔

10- امام شافعیؒ نے کتاب الام میں متعدد جگہوں پر مختلف فقہی احکام میں قواعد و ضوابط کو بیان کرکے استنباط احکام و استدلال کی تفصیل بیان کی ہے۔

11- امام شافعی کا مسائل کی تحقیق میں ایک طرز اسلوب یہ بھی ہے کہ بسااوقات کوئی کام سنت نہیں ہوتا لیکن تعامل الناس ہونے کی وجہ سے اس کو سنت شمار کیا جانے لگا ہو تو وہ ایسے مسائل کی طرف ضرور اشارہ کرتے ہیں اور پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

12- امام شافعی نے کتاب الام میں ایک طرز تحقیق یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا عمل ذکر کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے دائمی طور پر اس عمل کو کیا بھی ہو لیکن وہ عمل وجوب کے درجہ میں نہ ہو، تو اس کے بارے میں جو حکم ہوتا ہے تو امام شافعی اس کو بیان کرتے ہیں کیوں کہ آپ کے نزدیک وہ عمل مستحب ہوتا ہے ، تو ایسے مسائل میں عدم اختیار کی صورت میں وہ فلا باس اور فلا شی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

13- امام شافعی نے کتاب الام میں مسائل کو مستنبط کرنے میں کئی مقامات پر لغت کا استعمال کیا ہے اور پھر مختلف معانی کے ذریعے مسائل کا استنباط کیا ہے۔

14- امام شافعی نے کتاب الام میں کئی مقامات پر ایسے اسلوب کو اپنایا ہے کہ جہاں کسی مسئلہ میں اختلاف پایا جائے تو وہاں آپ دوسرے ائمہ کا مسلک مع دلیل ذکر کرتے ہیں اس کے بعد اپنا مسلک مع دلیل ذکر کر کے قاری پر موازنہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

15- امام شافعی کتاب الام کے مختلف مقامات پر مناظرانہ اسلوب کو اپنایا ہے اور اس اسلوب کو اپنانے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے دوسرے فریق کا مسلک بیان کرتے ہیں پھر اس کے مسلک کے دلائل کو بیان کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس پر ہونے والے سوالات اور اعتراضات ذکر کرتے ہیں اور اعتراضات ذکر کرنے کے ساتھ ان کے جوابات بھی ذکر کرتے ہیں۔

16- امام شافعی جب فریق مخالف کا جواب دینے لگتے ہیں تو اپنی بات کو بیان کرتے وقت اللہ تعالی کے نام کی برکت حاصل کرنے کا اسلوب اپناتے ہیں۔ ایسے موقع پر وہ ان شاءاللہ کے لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اہم سفارشات:

کتاب الام امام شافعیؒ کی فقہی بصیرت اور اصولی مہارت کا ایک ایسا علمی خزانہ ہے جس کی روشنی میں کئی اہم پہلوؤں پر کام کیا جا سکتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- **کتاب الام کے جدید تراجم:** عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے افراد کے علاوہ ایسے اہل علم کے لیے بھی کتاب الام کو قابل رسائی بنایا جائے جو عربی زبان نہیں جانتے۔ اردو، انگریزی اور دیگر عالمی زبانوں میں اس کے تراجم اور تشریحات کا اہتمام کیا جائے۔

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

2- **جامعاتی نصاب میں شمولیت**: کتاب الام کے منتخب حصوں کو اسلامی فقہ کے نصاب میں شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ کو امام شافعیؒ کے منہج اور ان کے اجتہادی اصولوں سے روشناس کرایا جاسکے۔

3- **عصر حاضر کے مسائل پر اجتہادی تحقیق**: کتاب الام کے اصولوں کو بنیاد بنا کر عصر حاضر کے چیلنجز جیسے مالیاتی نظام، جدید ٹیکنالوجی، اور بین الاقوامی تعلقات کے مسائل پر تحقیق کی جائے، تاکہ اسلامی فقہ کے عملی اطلاق کو مزید مضبوط کیا جاسکے۔

4- **کتاب الام کے نسخوں کا تجزیہ**: کتاب الام کے مختلف دستیاب نسخوں کا تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ اصل متن اور اختلافی نکات کو واضح کیا جاسکے اور ایک مستند و معیاری ایڈیشن تیار کیا جاسکے۔

5- **امام شافعیؒ کے منہج کا دوسرے ائمہ کے ساتھ تقابل**: امام شافعیؒ کے اصولی منہج کا امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ کے مناہج کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ ان کے فقہی اصولوں کی وسعت اور ہم آہنگی کو اجاگر کیا جا سکے۔

مصادر و مراجع

[1] شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (673 - 748 ھ)، سير أعلام النبلاء، (مصر: دار الحديث، القاهرة 1427ھ، 2006ء)، 236/8۔

[2] علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني (ت 816ھ)، كتاب التعريفات، (لبنان: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى 1403ھ، 1983ء)، ص 168۔

[3] محمد ابو زہرۃ، آثار امام شافعیؒ، مترجم: سید رئیس احمد جعفری ندوی، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، طبع اول، 1961ء)، ص 54، 51۔

[4] ایضاً، 330، 317۔

[5] ایضاً، 315، 307۔

[6] الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي (150 - 204 ھ)، الأم، (بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية 1403ھ، 1983ء)، 133/1۔

[7] الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي (150 - 204 ھ)، الأم، (بيروت: دار الفكر، الطبعة الثانية

HEC Pakistan Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

1403ھ، 1983ء)،323/7۔

[8]عسقلانی،احمد بن حجر،توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس،(بیروت:دار الکتب العلمیۃ،طبع اول،1406ھ،1982ء)،ص7۔

[9]آثارامام شافعیؒ،ص315،310۔

[10]الأم،16/1۔

[11]الأم،153،13/5۔

[12]سورۃالبقرۃ:185/1۔

[13] صحیح البخاری،کتاب الصوم،باب:شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ،رقم حدیث:1807۔

[14]الأم،262،263/1۔

[15]أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي (ت 458ه-)،السنن الکبری،رقم الحدیث:6137،(لبنان:دار الکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعة الثالثة،1424ھ،2003ء)، 397/3۔

[16]ایضا،رقم حدیث:6138۔

[17]الأم،266،267/1۔

[18]أیضا،294/1و295۔

[19]أیضا،16/1۔

[20]أیضا،99/1۔

[21]أیضا،109/1۔

[22]ایضا،265/1۔

[23]ایضا،265،266/1۔

[24]ایضا،267/1۔

[25]ایضا،288/1۔

[26]الأم،291،292/1۔

ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

[27] الأم، 1/295،294۔

[28] ایضا۔

[29] ایضا۔

[30] ایضا، 1/263،262۔

[31] ایضا، 1/263۔

[32] أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (ت 458ھ)، معرفة السنن والآثار، رقم حدیث: 7010, (دمشق: دار قتيبة، الطبعة الأولى، 1412ھ- 1991ء)، 5/111۔